سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔ اے
۱۸ وارث روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ ۔ لاہور } اسسٹنٹ رخصت پر

پادری ایچ۔ ای دایلی صاحب
ایس۔ ٹی۔ ایم۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور } مینیجر

جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام مینیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہئے تمام مضامین واشتہارات برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹر وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۹ اگست ۱۹۲۷ء | نمبر ۳۳

ضروری عرض

معزز ناظرینِ نور افشاں ونامہ نگار۔ ان کی خدمت بابرکت میں عرض ہے کہ جناب محترم پادری غلام مسیح صاحب آجکل رخصت پر ہیں لہٰذا اگر اُن سے شخصی وذاتی خط وکتابت کے سوا باقی تمام مضامین واشتہارات واشعار وتقاریظ وغیرہ برائے اندراج بنامِ ایڈیٹر ۱۸ وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمائیں تو نہایت عنایت ہو گی۔

دیگر یہ بھی عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ نور افشاں میں درج کرانے کی غرض سے ارسال فرمائیں اُس کے خاتمہ پر صاف طور سے اپنا اسمِ گرامی تحریر کریں کیونکہ بے نام مضامین شائع نہیں ہو سکتے۔

نیز لکھتے وقت بین السطور اور حاشیہ ضرور چھوڑیں تاکہ اگر کہیں تصحیح یا کمی بیشی کی ضرورت ہو تو بآسانی ہو سکے۔ مسیحی نوجوان شعرا جو ہمارے مایۂ فخر وناز ہیں جب کوئی نظم ارسال فرمائیں تو اُس کی نقل اپنے پاس ضرور رکھ لیں تاکہ جب شائع ہو تو مقابلہ کر کے دیکھ سکیں کہ اُن کے نتائج طبع کو ایڈیٹر نے صحیح صورت میں پیش کیا ہے یا نہیں اور اگر کسی امر میں اختلاف ہو تو استفسار کر سکیں اور اگر ضرورت ہو بروقت اغلاط کی تصحیح وغیرہ ہو سکے اور شکایت کی گنجایش نہ رہے اور مسیحی شعرا کی شاعری پر کسی طرح سے کسی کو اعتراض کرنے کا موقع نہ ملے۔

گستاخی معاف فرمائیں

آپ کا خادم ایڈیٹر

شادی خانہ آبادی

یکم جون سنہ رواں کو بمقام ووسٹر۔ اُوھایو۔ امریکہ میں مسٹر رے مکڑوی یُوئنگ اور مس مارگریٹ الزبتھ مکسکی کے پاک نکاح کی رسم ادا کی گئی۔

میاں دولھا صاحب ہمارے بزرگ ومرحوم ڈاکٹر جے۔ سی۔ آر یُوئنگ صاحب کے۔ سی۔ آئی۔ ای اور مسز یُوئنگ صاحبہ کے سب سے چھوٹے فرزند ہیں اور دُلہن صاحبہ پادری ایف۔ بی مکسکی صاحب اور مسز مکسکی صاحبہ کی سب سے بڑی دخترِ نیک اختر اور بزرگ ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب کی نواسی ہیں۔ نکاح کی مبارک رسم ڈاکٹر ویری صاحب نے ادا کی۔

دولھا اور دُلہن دونوں کے خاندان ہندوستان میں بخوبی مشہور ومعروف ہیں اور اس لئے ہم کو تعارف کرانے کی ضرورت نہیں۔ ہم صرف یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ جوڑا نہایت ہی موزون ہے۔ ہم ہر دو خاندان کو اور خصوصاً نئے میاں بیوی کو مبارک باد کہتے ہیں۔ خدا اُن کو ہر طرح سے برکت بخشے اور ہمیشہ ہر حالت میں خوش حال وشادمان رکھے۔ آمین۔

امید واثق ہے کہ مسٹر ومسز یُوئنگ اپنے زاد بوم و وطنِ مالوف یعنی خاکِ پاکِ ہند کو فراموش نہیں کرینگے اور جتنی جلدی ممکن ہو واپس تشریف لائینگے کیونکہ ہند کی خدمات کا حق اُن پر واجب الادا ہے اور اہلِ ہند خصوصاً پنجابی اُنکی تشریف آوری کے منتظر اور اُن کے خیر مقدم کے مشتاق ہیں۔

"بیا بیا کہ بیش ازیں طاقتِ جدائی نیست"

مسدّسِ منت

بالجبر ہاتھ ڈالے جو تیرے قمیص پر — دیدے اُسے لبادہ بھی تن سے اُتار کر
ے جائے ایک کوس وہ بیگار میں اگر — دو کوس راہِ راست سے ہو اس کا ہم سفر
مانگے جو کوئی دے یہ مروت نہ توڑ تو
جو قرض تجھ سے چاہے نہ منہ اُس سے موڑ تو

یہ حکم تھا رکھ اپنے پڑوسی سے دوستی — دشمن اگر ہو کوئی تو دشمن بن آپ بھی
لیکن میں تم سے کہتا ہوں کرنا نہ یہ کبھی — دشمن کو کر پیار یہ مرضی ہے باپ کی
ہے اُس کا آفتاب بد و نیک کے لئے
ہے بارشِ سحاب بد و نیک کے لئے

دشمن تمہیں ستائے مگر تم دُعا کرو — سختی سے پیش آئے مگر تم دُعا کرو
تم کو بُرا بتائے مگر تم دُعا کرو — کچھ بھی کہے کہائے مگر تم دُعا کرو
عامل ہو آپ کیونکہ ہے عامل تمہارا باپ
کامل ہو آپ کیونکہ ہے کامل تمہارا باپ

اپنوں کو ہی پیار کیا بھی تو کیا کیا؟ — یہ طرز اختیار کیا بھی تو کیا کیا؟
بدلے پہ انحصار کیا بھی تو کیا کیا؟ — آپس کا کاروبار کیا بھی تو کیا کیا؟
محصول لینے والے بھی کرتے ہیں ایسے ہی
کیا بڑھ کے کر رہے جو کرتے ہو ویسے ہی؟

اچھو یہ ایک اور بھی ہوتا ہے تم میں کام — حُرمت کے بدلے کرتے ہو آپس میں احترام
خوگر ہیں اسکے خاص تو عادی ہیں سب کے عام — کرتے ہیں تم کو کرتے ہو تم بھی انہیں سلام
یہ غیر قوم سے نہیں افضل مزاج ہے
جو اُن میں رسم ہے وہی تم میں رواج ہے

تم جتنے راستبازی کے کرتے ہو نیک کام — اس سے غرض دکھانا ہی کہ ہے یہ نمود نام
ان کا نہیں کچھ اجر ہوے سلب یہ تمام — گو راستباز جان گئے تم کو خاص و عام
اس سے تو کوئی نفع میسّر نہیں ہُوا
بے سود کیا یہ سود مع زر نہیں ہُوا

خواہش ہو تیرے دل میں جو خیرات کیلئے — اہلِ غرض کی رفعِ حاجات کے لئے
تُرہی نہ پھونک سامنے اس بات کیلئے — مکّار کرتے ہیں یہ اشاعات کے لئے
غیر از خدا کسی کو خبر اس کی ہو نہ ہو
دنیا جو کچھ کرے وہ خبر بائیں کو نہ ہو

باقی دارد

جان نثارِ تائب

جاں جس نے اپنی دی ہے مسیحا کے واسطے
وہ زندگی کا وارث وحقدار بن گیا (واعظ)

ملکِ فارس میں (جس کا ذکر میں نمبر اول میں کر چکی ہوں) عرصہ دراز تک وہاں کے مسیحی مجوسیوں کے ہاتھوں ستائے اور مارے گئے۔ ان ظالموں کی کوشش یہ تھی کہ ایک مسیحی بھی زندہ نہ بچے مگر نہ معلوم کسی نہ کسی طرح سے تھوڑے عرصہ تک مسیحیوں کو قدرے آرام ملا اور اس قلیل عرصہ میں وہ پھر اس قدر بڑھ گئے کہ مجوسیوں کو یہ خوف پیدا ہُوا کہ اگر یہ لوگ ایسی ترقی کرتے چلے جائیں تو رہے سہے آفتاب پرست بھی مسیح مصلوب کے حلقہ بگوش ہو جائینگے۔ پس وہ اسی جستجو میں لگے رہے کہ کسی نہ کسی حیلہ سے بادشاہ کو ان سے بدظن کرائیں۔ بدقسمتی سے ایک بار کسی معبد میں آگ لگی۔ مجوسیوں نے موقع کو غنیمت جان کر یہ فعل اُن کے ایک بشپ ابداس نامی سے منسوب کیا۔ پھر کیا تھا؟ مسیحیوں کی شامت آئی۔ کوئی قتل کیا جاتا۔ کسی کے اعضا توڑے جاتے تھے۔ کوئی زندہ آگ کی نذر کیا جاتا تھا اور کوئی پانی میں ڈبویا جاتا تھا۔ کیونکہ بادشاہ کا یہ حکم تھا کہ یا تو مسیحی اپنے مذہب کو چھوڑ کر آفتاب پرستی اختیار کریں یا بُری موت سے مارے جائیں۔ سو جہاں کہیں مسیحی ملے وہ قتل کئے گئے اور ان کے معابد مسمار کئے گئے لیکن اگر کسی نے مسیحی دین سے انکار کیا تو اُس کی جان بچی مگر ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم تھی۔

اسی ایذا رسانی میں یعقوب نامی ایک مسیحی نے خوف کے مارے مسیحی دین کا انکار کیا مگر اُسکی دیندار والدہ اور زوجہ نے اُس کے مرتد ہونے کی خبر سن کر اُس کو ایک خط لکھا۔ جس میں انہوں نے اُس کی حماقت پر زجر و توبیخ کرنے کے بعد یوں لکھا "اگر تو صراطِ مستقیم پر جس سے تو گمراہ ہو گیا ہے نہ لوٹیگا تو تُو ہمارے لئے مثل اجنبی کے ہوگا اور کبھی ہمارا تجھ سے واسطہ و رابطہ نہ ہوگا کیونکہ ایسا آدمی جس نے انسان کو خوش کرنے اور ایذا سے بچنے کی خاطر اپنے خدا کو چھوڑ دیا اور اس فانی دنیا کی خاطر فردوس کی ابدی خوشی کو کھو دیا ہمارے کسی کام کا نہیں"۔ یعقوب پر جس کا ضمیر قلب اُسکو مسیحی دین کے چھوڑنے پر اکثر ملامت کیا کرتا تھا اس خط کا بڑا اثر ہُوا اور سوچنے لگا کہ اگر میری والدہ اور زوجہ اس گناہ کے باعث مجھ سے ایسے ناخوش ہیں تو کس قدر زیادہ مسیح جس کا کہ میں نے انکار کیا ہے ناخوش ہوگا؟ پس وہ نہایت نادم ہو کر اپنے گناہ سے پچھتایا اور زار زار رونے لگا اور مُنہ کے بل گر کر کہتا تھا "اے مہربان منجی! میں نے تیرا گناہ کیا ہے۔ ہاں میں نے تجھ کو دوبارہ صلیب دی ہے۔ نجات کا مستحق تو نہیں مگر تیری محبت اور رحمت پر تکیہ کر کے تیرے پاس آتا ہوں۔ تو نے تو فرمایا ہے کہ جو میرے پاس آتا ہے

دیکھو صفحہ ۱۱

نورافشاں

مطبوعہ ۱۹ اگست ۱۹۲۶ء

انسانی عجز اور طاقت

خدا نے انسان کے سوا مخلوقات کو جہاں خود حفاظتی کے خوفناک و وحشتناک اسباب عطا فرمائے وہاں بعض مخلوق ایسے بھی پیدا کئے جو اپنی آپ حفاظت ہی نہیں کرسکتے۔ اُن میں سے ایک مخلوق انسان ہے جسے نہ سینگ دئے نہ دانت دئے اور نہ ایسے ناخن دئے کہ جن سے وہ مخالف طاقتوں کا مقابلہ کرسکتا نہ اُسے عقاب کے سے پر دئے کہ بروقت خطرۂ جان اُڑ کر کہیں پناہ پالیتا نہ اُسے اس قدر طاقت و قوت دی کہ وہ بروقت ضرورت اپنے دشمنوں سے کشتی کرکے انہیں شکست دیکر مامون ہو جاتا نہ اُسے غیر فانیت عطا فرمائی کہ اُس کے دشمن اس پر غالب ہی نہ ہوسکتے۔ برعکس اس کے اُسے قوت و کمزوری کے انتہائی وصف دے کر زمین پر چھوڑ دیا۔ تب سے لیکر زمانہ حال تک انسان قدرت کی تمام بے رحم و ظالم طاقتوں سے جنگ کرتا ہُوا سردی و گرمی کا۔ آندھی اور طوفانوں کا۔ خشکی اور تری کا۔ خشکی و تری کے درند و پرند کا۔ باہمی جنگ و جدل کا۔ ہزارہا قسم کی انسانی بیماریوں کا اور موت و فنا کا مقابلہ کرتا ہُوا۔ اپنے زمینی دشمنوں کو فنا کرتا ہُوا تمام روئے زمین پر ابر کی طرح چھا گیا ہے۔ ہنوز اس کی فتوحات کے قدم آگے ہی آگے بڑھ رہے ہیں۔ اُس نے موت و فنا کے بے اندازہ اسباب پر قبضہ کرلیا ہے۔ پانی۔ آگ اور بجلی اور ہوا پر اس نے کامل اقتدار حاصل کرلیا ہے۔ بُعد و فاصلہ پر فرمانروائی حاصل کرلی ہے۔ اس کی بصیرت ایک طرف آسمانی خلا کی کروڑہا کروڑ چیزوں تک پہنچ گئی ہے۔ دوسری طرف لطیف سے لطیف اور چھوٹی سے چھوٹی چیز اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہی ہے۔ وہ بے پر ہوتا ہُوا جملہ پرواز پرندوں کی پرواز پر سبقت لے گیا ہے لیکن ان جملہ فتوحات کے ساتھ انسان آج تک مر رہا ہے۔ اسے موت سے پناہ نہیں ملتی ہے۔ وہ ایسا ہی مرجاتا ہے جیسا کہ ایک کیڑا۔ وہ اپنے آپ کو آج تک موت کے چنگل سے نہیں بچا سکا ہے۔ اس نے اپنی طبع زاد معلومات سے اپنی ہی موت و ہلاکت کے اسباب مہیا کئے ہیں اور اسباب حیات و زندگی ہنوز اس کی دسترس سے باہر ہیں۔

پادری غلام مسیح

عقل اور الہام

عقل انسان میں خداداد جوہر اور قوت ادراک کا نام ہے عقل انعام الٰہی ہے جو بوقت آفرینش انسان کو بطور عطیہ ملا عقل ہی کے باعث انسان نے موجودات کی چیزوں کے نام تجویز کئے عقل ہی نے بشریت کے لوازمات کے استعمال کے اطوار و طریق سکھلائے زراعت اور صنعت و حرفت کی ابتدا عقل ہی کی معرفت ہوئی عقل ہی نے سیاست اور حکومت کی بنیاد ڈالی۔ عقل ہی کی وساطت شہر اور قصبات اور آرام و آسایش کے سامان مہیا ہوئے۔ روزمرہ کے کاروبار کی مشین عقل کے پہیہ پر چل رہی ہے عقل ہی ہے جس نے ایک نوالہ مُنہ تک جانے سے پیشتر لاکھوں کھیل کھیلے۔ ایک عقل نہ ہو تو بس انسان ایک پتھر کی سل ہے۔ بغیر اس کے ایک نکمی اور بے کار ہستی ہے عقل ہی ہے جس نے جادو نما ایجادوں سے بنی نوع انسان کو متحیر کر رکھا ہے۔ اس عقل نے فضا اور سمندر کو انسان کا کھلونا بنا دیا ہے مگر پھر بھی یہ قیمتی جوہر اور لعل بے بہا ایک حد کے اندر ہی اپنا کام اور جلوہ دکھا سکتی ہے کیونکہ عقل قانون ارتقا کے ماتحت ہے اور دن بدن نئے نئے کرشمے دکھاتی رہتی ہے۔ عقل صرف مشاہدات تک حکمران ہے گویا عقل مرئی عالم پر ہی سوار ہے۔ اس سے آگے عقل کسی اعلیٰ رفیق کی مدد کی محتاج ہے اور بدوں اُس کے آگے ایک قدم چلنا محال سمجھتی ہے کیونکہ مشاہدات کے آگے ایک اور عالم ہے جو غیر مرئی یا نادیدنی عالم ہے۔ اس عالم کی حقیقت سے عقل بیکس اور لاچار ہے۔ غیر مرئی عالم کی دریافت کے لئے عقل نے لاکھوں کھیل کھیلے پر اُس میں وہ محض کودن اور ناکام رہی عقل کی اصطلاح میں ممکن اور اغلباً بڑے ہی دلچسپ اور مشہور الفاظ ہیں۔ مثلاً ممکن ہے کہ نیچون سے پرے بھی ہمارے نظام شمسی کا کوئی ممبر ہو اور غالباً وہ کسی دن لائسنس کی جھپٹ میں آ جائے۔ عالم مشاہدات کے آگے جو سچا رفیق اور مددگار ہے جس کے بغیر محض عقل عاجز و لاچار ہے وہ الہام ہے۔ خدا نے ایک ملہم کو مخاطب کرکے فرمایا کہ کیا تو اپنی عقل سے خدا کا بھید پا سکتا ہے؟ الہام وہ روشنی ہے جس کے ذریعہ سے ہماری عقل روشن ہوتی ہے۔ الہام کے ذریعہ انسان کی عقل مجرد میں نورانی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کے باعث وہ عالم نادیدہ تک پرواز کر جاتی ہے کیونکہ انسان کی فطرت میں گناہ ایک بڑا اجارہ فساد ہے جس کے سبب انسانی عقل اپنے فیصلے میں غلطی کرسکتی ہے۔ اس فطرتی فتور کے باعث عقل معرفت الٰہی کے معاملہ میں ناقص اور ضعیف نظر آتی ہے۔ الہام ہی اس نقص کو رفع کرسکتا ہے۔ خود خدا اپنے روح سے انسان کے دل اور دماغ کو پاک کرتا اور اس قابل بناتا ہے کہ وہ الٰہی باتوں کو جاننے کے لائق ہو جاتے ہیں۔ اس لئے عقل الہام کی محتاج ہے۔

الہام کی روشنی میں تمام فوق العقل اور فوق الفہم حقائق کا علم اور عرفان حاصل ہوسکتا ہے عقل بمنزلہ آنکھ کے ہے اور الہام آفتاب عالمتاب کی مثال ہے۔ بغیر الہام کی روشنی کے عقل مجرد عالم غیر مرئی کی دریافت میں بے بس ہے کیونکہ جو چیزیں

نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ کبھی آدمی کے دل میں آئیں وہ سب خداوند نے اپنے روح کے الہام سے ظاہر کر دیں کیونکہ روح ساری باتیں بلکہ خدا کی تہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتی ہے۔ ایک ملہم نے کیا ہی سنہری الفاظ میں بیان کیا ہو کہ ہم ان باتوں کو ان الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھلائے ہوں بلکہ ان الفاظ میں جو روح نے سکھائے ہیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں اور ایک جگہ یہ بھی لکھا گیا ہے کہ واہ خدا کی دولت اور حکمت اور علم کیا ہی عمیق ہے اس کے فیصلے کس قدر ادراک سے پرے اور اس کی راہیں کیا ہی بے نشان ہیں! خداوند کی عقل کو کس نے جانا؟ یا کون اس کا صلاحکار رہا۔

انسان مذہبی شخص ہے۔ فطرت نے انسان کو یہ شرافت بخشی ہے کہ وہ بغیر عبادت کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہی باعث ہے کہ بنی نوع انسان میں مذہب کا عالمگیر خیال دامنگیر ہے۔ خدا اور انسان کے درمیان صحیح تعلق کا نام مذہب ہے اور یہ تعلق جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہے۔ مذہب کا تعلق خدا سے ہے اور خدا روح ہے جو واحد بالذات اور مطلق ہستی ہے اور وحدت میں ایسی کثرت موجود ہے جو اس کی وحدت مطلق میں فصل نہیں اور اقانیم ثلاثہ میں ایسے طور پر متحد ہے کہ مستقلاً خلقت کی لیاقت اور سبب کامل ہو کر سب چیزوں کو نہایت حسن انتظام کے ساتھ ان کو برقرار رکھتا اور اس کے قابو میں رکھتا اور وہ اس کے قابو میں رہتے ہیں اور انسان اشرف المخلوقات ہے اور بوقت آفرینش الوہیت کے سانچے میں ڈھالا گیا اور اس کا تقریب الخالق اور تفریق مخلوق ہونا اور اس کی ابدیت اور روحوں کی قیامت یہ تمام مسائل فوق العقل ہے مگر خلاف عقل نہیں کیونکہ فوق العقل اور خلاف عقل نہیں ہو سکتا

کوئی شخص عقل سے خدا کا بھید نہیں پا سکتا۔ پس خدا کی ہستی اور اس کا عرفان فوق العقل ہے۔ مگر خلاف عقل نہیں۔ تمام روحانی اور الٰہی مسائل اہم اور ادق ہیں اور غیر مرئی ہیں اور صرف الہام کی روشنی میں سمجھے جا سکتے ہیں۔ سچ ہے کہ عقل انسانی محدود ہے اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ عقل بالکل ہی ضعیف ہے۔ نہیں جہاں تک اس کی رسائی ہوتی ہے اُس کا حکم اور اختیار یقین کے ساتھ ہوتا ہے پر بات یہ ہے کہ الٰہی نظام اور دینی امور ایک عظیم الشان کل ہے جس کے اجزا کثیر ہیں اور عقل کی پہنچ صرف جز تک ہے۔ اس لئے عقل محدود ہے اور اس کا حکم محدود ہے۔ پھر عقل کا یہ لائق منصب ہے کہ صداقت کے ذروں کو ایک جا جمع کرے اور جو تعلیم وقتاً فوقتاً دی گئی ہے اُن کو اکٹھا کرے۔ جب کوئی برگزیدہ اور مخصوص انسان خدا کی روح سے منور ہو کر اور الٰہی قوت سے متحرک ہو کر کلام کرتا تھا تو عقل کا یہ کام تھا کہ اُن امور سماویہ کو انسانی محاورات میں ظاہر کر دے اور انسان کی زبان اور علم کی معرفت ضبط تحریر میں لا دے۔ اُسی مجموعہ تحریر کو کلام اللہ کہا گیا ہے اور خدا نے بنی آدم کی ہدایت کے لئے یہ قانون ٹھہرا دیا۔ ایسا ہر صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے۔ تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند ہے تاکہ مرد خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے تیار ہو جائے۔

پادری بوٹا مل

سیلاب گجرات

احمد آباد ۹ اگست۔ تعلقہ چوبکیا میں موضع کل کنتھا زیر آب ہے اور لکشمی پور اور کھیاتیا پور تمام کے تمام بہ گئے ہیں۔ مقدم الذکر گاؤں کے ۱۵ آدمی اور مؤخر الذکر کے پانچ آدمی مر گئے۔ تباہ شدہ دیہات کے رہنے والوں کے لئے غلہ اور کپڑے کشتیوں میں بھیجے جا رہے ہیں (زمیندار سنڈے ایڈیشن)

اتنی بڑی نجات سے غافل

عبرانی ۲: ۳

پوری آیت یوں ہے۔ اتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر ہم کیونکر بچ سکتے ہیں جس کا بیان پہلے خداوند کے وسیلہ سے ہوا اور سننے والوں سے ہمیں پایہ ثبوت کو پہنچا الخ

ناظرین نور افشاں۔ اس آیت سراپا ہدایت میں پہلے کا لفظ قابل غور ہے۔

ہمارے ہندو برادران ہمیشہ دعوے کرتے ہیں کہ ہمارا سناتن دھرم پہلے سے ہے اور مسیحی دھرم اس کے بعد۔ پھر مسلمانوں کی بات تو کہنا ہی کیا ہے۔ لیکن میری رائے میں ہمارے ہندو بھائی اس دعوے کی کوئی دلیل نہیں دیتے ہیں کیونکہ جب ہم تاریخی نقطہ نظر سے ان کے اس دعوے کی پڑتال کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ بڑی تفتیش اور نہایت تحقیق کے ہم آشنا مان لیتے ہیں کہ سب سے پہلے جس کے وقت کا اندازہ بھی ٹھیک ٹھیک نہیں لگایا جا سکتا ہے ہمارے ہندوستان میں (یہ نام بھی مسلمانوں کی طرف سے دیا گیا ہے ورنہ اب تک یہ بھی نہیں معلوم کہ پہلے اس کا کیا نام تھا) ایک ایسی قوم آباد تھی جو مار پرستی کیا کرتی تھی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مار پرستی ان لوگوں نے کہاں سے سیکھی؟ ایک تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دروغ تا وقتیکہ اس سے پہلے راستی ہو یا کوئی بت پرستی جب تک اس سے قبل حق پرستی نہ ہو دنیا میں وجود نہیں پا سکتی غالباً یہ حضرت موسےٰ کے پیتل کے سانپ سے شروع ہوئی ہوگی۔ پھر بہت عرصہ کے بعد اور قوموں کے بعد کوہ ہمالہ کی اس طرف وسط ایشیا کے سرد میدانوں کی طرف سے ہمارے ہندوؤں کے باپ دادا آریہ صاحبان شمالی ہند میں آ کر آباد ہوئے اور اصلی باشندے جو کچھ ہلاک ہوئیں کچھ ہندوستان کے دکھن طرف ہوگئی



دی گئیں اور وہاں اُنہوں نے اپنی ریاستیں قائم کرلیں اور بعد عرصۂ دراز راجہ رام چندر کی لنکا پر چڑھائی میں انہیں لوگوں نے مدد کی ہوگی لیکن اب تک نہ وہ دھرم نہ تھا یہ تو مہاتما بدھ کے بعد شنکرا چاریہ کی کوششوں اور عرقریزی سے پیدا ہُوا۔ پہلے ویدک دھرم تھا مگر اب اس کا نام ہندو دھرم کہا جاتا ہے پس ان کا یہ دعوے کہ ہمارا دھرم پہلے ہے اس سے زیادہ قائم نہیں رہ سکتا۔ پھر بھی وہ کتنا ہی پہلے ہو اس میں سوائے عناصر پرستی بت پرستی مُھوت پرستی اور انسان پرستی کے اور دھرا ہی کیا ہے؟

ہم مان لیتے ہیں کہ ان میں بڑے بڑے اوتار گُرو بڑے بڑے رشی منی آد(وغیرہ) پیدا ہوئے اور انہوں نے بڑے بڑے کام بھی کئے۔ بڑی بڑی پُستکیں بھی رچیں۔ وید و شاستر پوران مہابھارت راماین گیتا بھاگوت تعداد میں بے شمار اور وزن میں شُتر بار بنا کر رکھ دیئے جنکے پڑھنے پڑھانے کے لئے عمر نوح درکار ہے۔ پھر بھی اس میں اتنی بڑی نجات کا بیان ہرگز نہیں پایا جاتا جس سے تغافل کرنے میں ابدی ہلاکت یقینی ہو۔

سوامی دیانند سرسوتی نے بے شک ایک طور سے ہندو مذہب کی بڑی خدمت کی اور یہ انہیں کی سعی بلیغ کا نتیجہ ہے جو آریہ سماجوں میں رہتا ہے لیکن کیا اتنی بڑی نجات کی بابت انہوں نے ایک حرف بھی اپنے قلم بسیار رقم سے تحریر فرمایا؟ ہرگز نہیں۔

پس اگر آریہ سماج نے ہندو دھرم کی بہت کچھ کایا پلٹ کر اُسے کسی قدر بت پرستی کے ورطہ سرگردان سے نکالا تو اتنی بڑی نجات سے خود آریہ سماج غافل ہے تا بہ عوام ہنود چہ رسد۔ میرے مخدوم و مکرمان برادران ہنود جو جسم کی رو سے میرے بھائی ہیں میں بادب التماس کرتا ہوں کہ پہلے ہونے پر جس کا کوئی ثبوت بھی نہیں آپ فخر نہ کریں اور آج اتنی بڑی نجات پر غور فرمائیں جس کا بیان پہلے خداوند سے ہُوا ہماری دھرم پُستک بائبل میں یوں آیا ہے کہ

جس وقت ہمارے اور آپ کے جد امجد حضرت آدم اور حضرت حوا نے منع کئے ہوئے درخت سے پھل کھا کر گناہ کیا تو خداوند نے اُن کی اور ان کی اولاد کی نجات کی بابت یوں فرمایا کہ میں عورت میں اور شیطان میں اور عورت کی نسل میں اور شیطان کی نسل میں دشمنی ڈالونگا وہ اس کی ایڑی کو کاٹیگا اور وہ اس کے سر کو کچلیگی۔

چنانچہ جب وقت پورا ہُوا تو عین وقت پر وہ عورت کی نسل نشکلنک اوتار یعنی خداوند یسوع مسیح منجیٔ عالم نجات دہندہ جو آدم کنواری مقدسہ مریم سے مجسم ہُوا اور ۳۳ برس تک اس تیرہ خاکدان میں اپنی شمع ہدایت سے ہرطرف روشنی پھیلاتا رہا اور بالآخر زمیہ جگ میں صلیب پر اپنے آپ کو بلیدان کیا اور تیسرے روز مرتن جی ہو کر یعنی قبر سے زندہ نکلکر چالیس روز تک اپنے شاگردوں پر ظاہر ہو کر بالآخر اُن کو یہ حکم دیا کہ تم تمام دنیا میں جا کر اس انجیل کی کہ گنہگاروں کے واسطے خدا کا اکلوتا بیٹا بلیدان ہو گیا اب جو اس پر ایمان لاتا ہے نجات پاتا ہے منادی کرو۔ چنانچہ خود اسی ہندوستان میں پہلے سے خداوند نے اپنے بارھوں شاگردوں میں سے ایک شاگرد کو جس کا نام تھوما تھا دکھنی ہندوستان میں بھیج دیا۔ وہاں صدہا اور ہزارہا اتنی بڑی نجات میں شامل ہوگئے اور وہاں اب تک کلیسیائیں قائم ہیں۔

رفتہ رفتہ ہندوستان کے ہر گوشہ میں اتنی بڑی نجات پہنچ چکی اور پہنچتی جاتی ہے۔ اگر آپ صاحبان انجیل مقدس لیکر جو ہر زبان میں مل سکتی ہے مطالعہ فرمائیں تو آپ ضرور ہی یقین کرینگے کہ واقعی یہ نجات بہت بڑی ہے۔ جو نہ سونے روپے سے نہ جپ تپ نہ اشنان دھیان سے بلکہ نشکلنک اوتار کے بیش قیمت خون سے مل سکتی ہے۔ یہ سننے والے کون تھے؟ خداوند کے چیلے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر یہ کلام جو زندگی کا کلام ہے ہمیں سنایا! اور اُن کی دلیری و استقامت اور دکھوں کی برداشت بلکہ موت تک برداشت کرنے سے پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ یہ نجات صرف خداوند مسیح سے ہے غور تو فرمائیے کہ آپ کے یہاں کے اوتاروں نے آپ کے اور میرے واسطے کیا کیا؟ اتنی بڑی نجات جس میں گناہوں کی معافی۔ گناہوں سے رہائی و پاکیزگی سب کچھ شامل ہے اُن میں کہاں ہے؟ آپ پھر غور فرمائیں کہ اگر اتنی بڑی نجات سے غافل رہے تو کیونکر بچ سکتے ہیں؟

کیدارناتھ منت سکینہ

آرمینیا میں ہندو آبادی اور اُس کا مسیحی ہونا

آرمینیا کے ایک مصنف کی کتاب میں جس کا زینوب تھا جو چوتھی صدی مسیحی کے آغاز میں زندہ تھا آرمینیا ملک میں ایک ہندو آبادی کے آباد ہونے کا۔ اس کی ترقی کرنے اور آخر مسیحی ہونے کا حال مندرج ملا ہے جسے ہندو آریہ اخبارات نے خصوصاً ہمعصر پرکاش مطبوعہ ۲۴ جولائی ۱۹۲۶ء میں بالتفصیل شائع کیا گیا ہے جس کا اختصار حسب ذیل ہے۔

زینوب جو سینٹ گرگیری کا ہمزمان اور مسیحی تھا لکھتا ہے کہ قنوج کے دو شہزادے حکومت کے قصور وار ہو کر پناہ کے لئے آرمینیا کے ملک میں پہنچے۔ وہاں کے بادشاہ نے اُن کو پناہ دی۔ یہ واقع دوسری صدی قبل از مسیح کا ہے جب بادشاہ نے ان ہندی شہزادوں کو پناہ دی تھی اُس کا خاندان آرمینیا میں سنہ ۱۴۹ قبل از مسیح سے سنہ ۴۳۰ عیسوی تک حکومت کرتا رہا تھا۔

پناہ گزین شہزادوں نے بادشاہ وقت کی نظر میں عزت پائی۔ ان کو ملک میں تارون کا علاقہ دیدیا گیا۔ اس علاقہ میں انہوں نے دو شہر آباد کئے اور مندر۔ بنا کر اُن میں ہندی معبودوں

کی مورتیاں ستھاپن کیں۔ اس علاقہ میں اُن کی اولاد خوب بڑھی۔ ۳۰۱ سنہ عیسوی میں آرمینیا کا شاہی خاندان عیسائی ہوگیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی رعیت بھی عیسائی ہوگئی جس نے اپنے دیوی دیوتاؤں کے مندر مسمار کرکے مورتوں کو چکنا چور کردیا۔ اس وجہ سے آرمینیا کی ہندو آبادی بھی عیسائی ہونے پر مجبور ہوئی لیکن اس کے ۵۰۵ مرد اور بچے بظاہر عیسائی ہوگئے۔ عورتیں عیسائی نہ ہوئیں وہ در پردہ بت پرستی کرتی رہیں۔ مرد بھی پوشیدگی میں بت پرستی میں مبتلا رہے۔ آخرکار یہ ہندی مسیحی حکومت سے باغی ہوکر اس سے لڑنے لگے۔ اس لڑائی میں وہ تمام ہندو مارے گئے جو بت پرستی کے حامی تھے۔ باقی عیسائی ہوگئے۔ یہ واقعہ ۳۰۱ سنہ عیسوی کا بیان کیا گیا ہے۔ پادری غلام مسیح

وفات

مسٹر ای۔ ایچ سالومن گنہگار کسولی سے غم کی خبر دیتے ہیں کہ مسٹر کے جان جو محکمہ ریلوے لاہور میں کام کرتے ہیں اُن کی دُختر بنام للی جان عمر ۱۷ سال کی جو پہلے کنیرڈ ہائی سکول لاہور میں تعلیم پا چکی تھیں اور اب انبالہ سکول میں تعلیم پارہی تھیں ایک سال تک سخت بیمار رہ کر ۳۰ جولائی ۱۹۲۷ء کو اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کرگئیں۔ ناظرین سے یہ عرض ہے کہ خداوند کریم سے دعا کریں کہ وہ غمزدہ والدین کو اُن کے اس غم میں ہر طرح سے تسلی دے اور صبرِ جمیل عطا فرمائے کیونکہ حیات و بقا کا مالک وہی ہے۔ باقی

"ہر کہ زاد بنا چار بایدش نوشید
زجام مرگ مئی کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَان"

حجاز کا مشیر اعلےٰ بحران میں

قاہرہ ۱۱ اگست۔ بصرہ کے علاقہ میں ہیضہ پھیل رہا ہے اس نے ابن سعود بادشاہ حجاز کا مشیر اعلےٰ ہوائی جہاز سے بحران گیا۔ کرایہ سات ہزار مختلف سکوں میں ادا کیا (رائیٹر)

مسز مِتّر لیڈی سپرنٹنڈنٹ زنانہ مدارس کپورتھلہ کی بے زبان جانور پر رحم دِلی

از قلم سید رضا حسین رضا۔ جلوخانہ کپورتھلہ

ایک کھوتی[1] غریب خستہ حال
پھرتی پھگواڑہ میں تھی آوارہ
اس قدر ضعف تھا کہ چلنے میں
اور کوّوں نے پیٹھ کو اُس کی
الغرض زخمہائے کہنہ سے
مانگتی تھی دعائیں مرنے کی
کوٹھی سے آتی تھیں مسز مِتّر
دیکھکر حالِ زار کھوتی کا
اپنے ہمراہ مدرسہ لائیں
اپنے ہاتھوں سے زخم کو دھوکر
باندھ کر پٹی گھاس دانہ سے
تین دن تک غرض دوائی کی
مندمل زخمہائے کہنہ ہوئے
ہوگئی صحت اور چہرے پر
خوب کھائی کے تین ہی دن میں
ہاتھ جب پھیرتیں مسز مِتّر
اور دل سے دعائیں دیتی تھی
آخر اُس کو بچایا مرنے سے
اے رضا کام ہے وہی اچھا
واقعہ چشم دید لکھتا ہے
الغرض خوب کی مسیحائی
واہ کیا کہنا اے مسز مِتّر
حق میں انساں کے اور حیواں کے

مارے فاقوں کے ہوگئی تھی نڈھال
زندگی تھی اُسے دکھوں سے وبال
رکھتی تھی وہ قدم سنبھال سنبھال
اپنی چونچوں سے تھا کیا غربال
زندگی اُس کے حق میں تھی جنجال
دُکھ سے تھی اس قدر شکستہ حال
رحم کی ہیں جو آج زندہ مثال
دل بھر آیا ہُوا کمال ملال
بسکہ اس کے علاج کا تھا خیال
کی دوا جلد جلد استعمال
کی تواضع بہ ذوق و شوقِ کمال
اور شب کو اُسے اُڑھائی شال
ہوگیا سارے دُکھ کا استیصال
نام کو بھی رہا نہ اضمحلال
ہوگئی حُسن میں پری تمثال
ہوتا خوش اُس کے جسم کا ہر بال
دیکھکر اپنی محسنہ کا جمال
زندگی جس کی ہوگئی تھی محال
ہر طرح پر ہو جس کا نیک مآل
کچھ نہیں اس میں جائے قیل وقال
ساتھ اُس کے کہ جو تھی بے پر و بال
وصف میں آپ کے زبان ہے لال
رحمت ہے آپ کی شریک الحال

رحم کی دیوی مہر کی ماتا
آپ فی الواقعہ میں فرشتہ خصال

[1] گدھی۔ اکثر پنجابی اصحاب اُردو میں ایسے الفاظ استعمال کرجاتے ہیں جن کو غیر پنجابی ہندوستانی بالکل نہیں سمجھتے۔ اردو میں ایسے الفاظ کے استعمال سے بچنا مناسب ہے۔

کون مبارک ہے

۱۔ وہ جس کے گناہ بخشے گئے اور خطا ڈھانپی گئی ہاں وہ جس کے گناہوں کا خدا حساب نہیں کرتا اور جس کے دل میں دغا نہیں کیونکہ وہ الٰہی حفاظت میں ہے اور خدا اُسکو دکھوں سے بچاتا اور نجات کے گیتوں سے گھیرتا ہے۔ زبور ۳۲: ۱۔۷۔

۲۔ وہ جس کا دل پاک ہے کیونکہ وہ خدا کو دیکھیگا متی ۵: ۸۔

۳۔ وہ جو جاگتا ہے اور اپنی پوشاکوں کی حفاظت کرتا ہے کیونکہ وہ ننگا پن کی شرم نہ اُٹھائیگا۔ مکاشفات ۱۶: ۱۵۔

۴۔ وہ جو انجیل کی بشارت دیتے ہیں کیونکہ اُن سے وعدہ کیا گیا ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی حضوری اُن کے شامل حال ہے۔ متی ۲۸: ۱۹۔۲۰

۵۔ وہ جو تخم ریزی آنسوؤں کے ساتھ بوتے ہیں کیونکہ وہ فصل کاٹنے کے وقت شادمان ہونگے زبور ۲۶: ۵ و ۶

۶۔ وہ جو وفادار ہیں کیونکہ وہ اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہونگے متی ۲۵: ۱۔۲۳

۷۔ وہ جو خداوند یسوع مسیح کی خاطر ستائے جاتے ہیں کیونکہ آسمان پر اُن کے لئے بڑا اجر ہے متی ۵: ۱۰۔۱۲

۸۔ وہ جو روحوں کو جیتنے والے ہیں کیونکہ وہ شفاعت کی خوشی میں شریک ہونگے۔ یعقوب ۵: ۲۰۔

۹۔ وہ جو فرمانبردار ہیں اور اپنے جامے دھوتے ہیں کیونکہ وہ صیہون میں دروازوں سے داخل ہونگے اور زندگی کے درخت کے پاس آنے کا اختیار پائینگے۔ مکاشفات ۲۲: ۱۴۔

۱۰۔ وہ جو دردمند ہیں اور محتاجوں کی مدد کرتے ہیں کیونکہ وہ اس بادشاہت کو جو بنای عالم کے وقت سے تیار کی گئی ہے ورثہ میں پائینگے متی ۲۵: ۳۴۔۳۶۔

۱۱۔ وہ جو کشادہ دل ہیں اور بادشاہت کے پھیلانے میں نذریں گذرانتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے منظورِ نظر ہونگے۔ اعمال ۲: ۴۴۔۳۵۔

۱۲۔ وہ جو سفارش کرتے ہیں کیونکہ اُنہیں یقین ہے کہ اُن کی سنی جائیگی۔ یوحنا ۱۴: ۱۳۔۱۴

۱۳۔ وہ جو خداوند یسوع مسیح کی خاطر اپنے خویش واقربا و مال و دولت وعزت کو چھوڑتے ہیں کیونکہ وہ اپنی جزا یعنے ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہونگے متی ۱۹: ۲۹۔

۱۴۔ وہ جو کہ مقدس کلام کی تلاوت کرتے ہیں کیونکہ وہ وقت پر پھل لاتے اور اپنے ہر کام میں پھولتے اور پھلتے رہتے ہیں۔ زبور ۱: ۲ و ۳۔

۱۵۔ وہ جو غالب آئے کیونکہ وہ اپنے خداوند کے ساتھ تخت نشین ہونگے مکاشفات ۳: ۲۱۔ نیز دیکھو مکاشفات ۳: ۴ و ۱۲۔

۱۶۔ وہ جو اپنی پوشاک آلودہ نہیں کرتے کیونکہ وہ خداوند کے ساتھ سفید پوشاک پہن کر سیر کرینگے۔ مکاشفات ۳: ۴ و ۵

امام الدین یوپی چرچ پٹھانکوٹ

ضرورت

۶/۱

ڈفرن ہسپتال کوئٹہ کے سٹاف میں اضافہ ہونے کے سبب سے فوراً دو ٹرینڈ نرسوں کی ضرورت ہے جو مڈوائفری کی بھی سند یافتہ ہوں۔ تنخواہ مبلغ ساٹھ روپیہ ماہوار مع وردی اور دھوبی اور رہنے کو مکان باسامان مفت۔

اس کے علاوہ فورٹ سنڈیمان کے لئے ایک ٹرینڈ نرس یا نرس دائی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ پچاس روپیہ ماہوار۔

تمام درخواستیں مع نقول اسناد بنام لیڈی ڈاکٹر انچارج ڈفرن ہسپتال کوئٹہ بھیجئے۔

دیہاتی مسیحیوں کی مالی حالت کا سدھار

گذشتہ سے پیوستہ

اگرچہ لیڈران قوم و دیگر ہمدردانِ جماعت ہذا نے اس گروہ کے اُٹھانے میں آج تک بہت کوشش کی ہے اور آگے بھی کرتے رہینگے اور کرنی چاہئے لیکن ذیل میں چند طریق ہم اپنی عقلِ نارسا کے فیصلہ کے بموجب رقم کرتے ہیں شاید اُن کی مالی حالت کے سدھار کے لئے مفید ثابت ہوں

(۱) ذہنی تعلیم۔ جیسا کہ آجکل اس گروہ کے تعلیم کو دی جاتی ہے دی جائے کیونکہ ترقی کرنے والے طلباء تھوڑی سی مفت تعلیم حاصل کر کے بعد میں اپنی مدد آپ کرنے کے اصول پر چل کر اچھے لائق آدمی بن سکتے ہیں اور جب وہ خود کافی روپیہ کما سکینگے تو اپنے بچوں کی تعلیم بخوبی کروا سکینگے اور اسی طرح کئی خاندان ترقی کر سکتے ہیں۔

(۲) دستکاری۔ ذہنی تعلیم کے ساتھ کوئی نہ دستکاری بھی سکھائی جاوے۔ مثلاً موچی۔ درزی لوہار۔ ترکھان وغیرہ کا کام۔ آجکل کپڑا بننے کا عام رواج ہے اور بعض لڑکے شاید جلد سازی کو پسند کریں کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دیگر اقوام میں بہت سے لوگ اس کام سے اپنی زندگی مزے سے گذار رہے ہیں۔

ہمارے قصور کرسچن کمیونٹی سکول قصور میں دیہاتی بچوں کے لئے چند ایک دستکاریوں کے سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ دیگر مدرسے بھی ایسا کر سکتے ہیں اور آجکل سرکار۔ دولتمند ارعبی دستکاری کی جانب خاص طور پر متوجہ ہے۔ امید واثق ہے کہ تھوڑے عرصہ میں دیہاتی گروہ کی ترقی ہو جائیگی اور بھی دستکاریاں بہت ہیں۔ مناسب جگہ پر

موزوں دستکاریاں رائج کی جاویں۔

(۳) **زراعتی کاروبار کا رواج** - علمِ زراعت میں بہت سی ایسی آسان باتیں ہیں جو دیہاتی مسیحیوں کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔ اگر مدرسوں میں ان کے متعلق تعلیم دی جائے تو بہت مفید ثابت ہوگی۔

(۱) **مرغی** - پیرو۔ بطخ وغیرہ کی حفاظت و پرورش۔ دیہاتی بچے ان سے مانوس ہوتے ہیں۔ فقط اُن کو ان کی پرورش و حفاظت کے طریق و قواعد بتائے جائیں وہ تھوڑے عرصہ میں تھوڑے سے پیسے سے اس کام کو شروع کرکے کافی گذر کر سکتے ہیں۔ آج تک جو ان پرندوں کی پرورش بالکل ناقص و دقیانوسی طریق پر ہوتی رہی ہے اب نفع کی غرض سے پرورش کے جدید طریق استعمال کئے جائیں۔

(۲) **پھول و سبزی** - یہ بھی تھوڑے پیسے اور زمین سے ہو سکتا ہے۔ دیہات میں اور دیگر جگہ حصہ پر ٹھیکہ پر زمین لیکر اس کام کو شروع کیا جا سکتا ہے۔ بعد میں روپیہ جمع کرکے دیہاتی لوگ خود زمین خرید سکتے ہیں۔

(۳) **شہد** - دیہات کے بیکار نوجوان ارد گرد سے شہد جمع کریں یا شہد کی مکھیاں کسی جگہ سے لاکر اُن کی پرورش کریں اور شہد ہو جانے پر اُن کی خرید و فروخت کریں۔

(۴) **ریشم کے کیڑوں کی پرورش** - زراعت کا یہ شعبہ بھی مفید ہے۔ اس کی طرف بھی خیال کیا جاوے۔ ولایت کے لوگ ہزاروں روپے ریشم سے کماتے ہیں خام ریشم کی خرید و فروخت بڑا مفید و فائدہ مند کام ہے

(۵) **انجمن امداد قرضہ باہمی** - اس کا فائدہ اور اسکی خوبی انسان پر تعلیم کے بغیر واضح طور پر عیاں نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس انجمن سے انسان فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اسی واسطے ہم نے تعلیم کو مقدم رکھا ہے۔ اس قسم کی انجمنوں کا دیہات میں بہت عرصہ سے رواج ہے لیکن ناخواندہ ہونے کی وجہ سے اہلِ دیہات ان انجمنوں سے بطریق احسن مستفید نہیں ہو سکتے اگر اس قسم کی انجمن میں کامیابی کی کچھ امید ہے تو تعلیم سے ہو سکتی ہے۔

عاجز قصوری

غزل

(از قلم وکٹر - ای - نیوٹن قمر - دہلوی سہارنپور)

عشقِ عیسےٰ کا جس کے سر میں نہیں
نورِ ایماں کا اُس بشر میں نہیں

حسنِ عیسےٰ کسی بشر میں نہیں
یہ چمک مہر میں قمر میں نہیں

خلشِ تیر کب جگر میں نہیں
اشک کس روز چشمِ تر میں نہیں

کام آتا جو دن قیامت کے
وہ ہُوا کام عمر بھر میں نہیں

صلح جوئی کرو شعار اپنا
فائدہ کچھ بھی شور و شر میں نہیں

واعظا کیوں مجھے ڈراتا ہے
خلد کیا قسمتِ بشر میں نہیں

اپنے مطلب کے آشنا سب ہیں
اُلفت بے غرض بشر میں نہیں

دردِ عشقِ مسیح کا ناوک
وہ جگر کیا ہے جس جگر میں نہیں

پھر گئے آشنا رفاقت سے
کوئی ساتھی مرا سفر میں نہیں

حُسنِ عیسیٰ کے سامنے واللہ
کوئی جچتا مری نظر میں نہیں

جو اثر ہے نگاہ عیسیٰ میں
ان حسینوں کی وہ نظر میں نہیں

جا رہا ہوں عدم کو میں تنہا
کوئی ساتھی مرا سفر میں نہیں

ہم نمک خوار ہیں مسیحا کے
کونسی چیز اپنے گھر میں نہیں

پاک کر دے جو میری فردِ سیاہ
اس قدر آب چشمِ تر میں نہیں

عشق نے ایسی جھاڑو پھیری ہے
خاک اُڑانے کو خاک گھر میں نہیں

فکرِ روزی نے کر دیا نادار
روزِ روزہ ہے جب وہ گھر میں نہیں

کر دیا دم میں پار عیسےٰ نے
اب سفینہ مرا بھنور میں نہیں

ہے مسیحا قمر کا راہ نما
پیرِ سُرخاب کچھ خضر میں نہیں

مقدمہ راجپال کے فیصلہ پر مہاتما گاندھی کا مکتوب

جناب گلزار محمد عاقل (ہاتھی دروازہ بٹالہ) نے پچھلے دنوں مہاتما گاندھی کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا تھا جس میں گذارش کی تھی کہ آپ نے اُس اضطراب کے متعلق جو مقدمہ راجپال کے فیصلے کے خلاف مسلمانانِ ہند میں پیدا ہوا ہے اب تک کسی خیال کا اظہار نہیں کیا۔ ہندو جرائد نے راجپال کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ کیا آپ جیسی شخصیت کے لئے بھی زیبا ہے کہ فرقہ وارہ جذبات سے متاثر ہو جائے؟

اس کے جواب میں مہاتما جی نے جو مکتوب بھیجا اُس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

کمار پارک
بنگلور، ۲ اگست ۱۹۲۷ء

محبی۔ آپ کا خط پہنچا اور مجھے اس امر سے

مسرت ہوئی کہ آپ نے مجھے مخاطب فرمایا۔

کتاب "رنگیلا رسول" پر جو افسوسناک بحث و مباحثہ کا سلسلہ جاری ہے میں اُس سے بے خبر نہیں ہوں۔ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ یہ کتاب میرے پاس اُس وقت پہنچ گئی تھی جب غالباً آپ نے ابھی اس کا نام تک بھی نہ سُنا ہوگا۔ میں نے اپنے اخبار "ینگ انڈیا" میں نہایت زور دار طریق سے اس پر لعنت ملامت کی تھی۔ یہ کوئی تین سال پیشتر کا ذکر ہے افسوس ہے کہ اس وقت "ینگ انڈیا" کا فائل میرے پیش نظر نہیں لیکن یہ کتاب کوئی تازہ تصنیف نہیں ہے اگر آپ "ینگ انڈیا" کے مستقل قارئین میں سے نہیں ہیں تو اطلاع دیجئے میں اخبار کے مینیجر کو ہدایت دیدوں گا کہ وہ آپ کو "ینگ انڈیا" کے اس خاص پرچہ کا حوالہ لکھکر بھیج دیں جس میں میرے خیالات اس کتاب کے متعلق شائع ہو چکے ہیں۔

میں نے موجودہ بحث و اختلاف میں حصہ نہیں لیا کیونکہ میرے نزدیک مسلمانوں کا مجاہرہ تقریباً سارے کا سارا غلطی پر ہے سنج کے خلاف جو انہوں نے دُشنام و ملامت کا سلسلہ جاری رکھا ہے وہ بالکل غیر مناسب ہے اور قانون کی ترمیم کا پُر زور مطالبہ قطعی طور پر جائز و مناسب ہے لیکن یہ مطالبہ کیا جاتا یا نہ کیا جائے حکومت قطعاً اس بارے میں قانون کو مزید تقویت پہنچائیگی۔

جہاں تک واقعات و حقائق کا تعلق ہے مخالف اسلام اور مخالفِ ہنود تحریرات تعداد اور توہین آمیزی کے اعتبار سے بالکل مساوی ہیں اور میں "ینگ انڈیا" کے صفحات پر یہ حقیقت نہایت واضح الفاظ میں بیان کر چکا ہوں۔

میں تمام اخبارات نہیں پڑھتا۔ جن اخباروں کے مدیر ہندو ہیں اُن سے جتنے اخباروں کا مجھے علم ہے اُن کے متعلق یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میری دانست میں تو انہوں نے "رنگیلا رسول" کے مصنف کی کوئی حمایت نہیں کی اور نہ کسی اور طریقے سے ہی رسول اللہ کی توہین کے مرتکب نہیں ہوئے۔ اگر آپ کو بعض ایسے اخبارات کا علم ہو تو اُن کے پرچے مجھے بھیج دیجئے۔ میں آپ کا بہت شکر گذار ہونگا۔ اگر آپ پرچے نہ بھیج سکیں تو اُن کے نام اور اُن کی اشاعتوں کی تاریخیں لکھ بھیجئے میں اُنہیں خود منگا لونگا۔

مجھے آپ کے اس خیال پر بہت افسوس ہُوا کہ میں بھی فرقہ وار جذبات سے متاثر ہو گیا ہوں۔ جہاں تک مجھے اپنے متعلق علم ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے جذبات اپنے مسلمان بھائیوں کے متعلق بالکل وہی ہیں جو ۱۹۲۱ء میں تھے اور میں خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں شب و روز دُعا مانگتا ہوں کہ وہ جذبات میرے مرتے دم تک قائم رہیں۔

آپ کا مخلص

موہن داس کرم چند گاندھی

(انقلاب)

سر گنگا رام کے پھول

لاہور ۱۵ اگست۔ سر گنگا رام کے پھول آج بذریعہ ریل لاہور میں لائے گئے۔ ان کا جلوس گول باغ سے شروع ہو کر انار کلی سے ہوتا ہُوا شاہ عالمی دروازہ کے راستے شہر میں داخل ہُوا اور بڑے بڑے بازاروں سے گذرتا ہُوا اپاہج آشرم واقعہ راوی روڈ پر ختم ہُوا۔ یہاں ایک سمادھ تعمیر کی جائیگی۔ جلوس کے ہمراہ ہندوؤں کے چند مسلمان معززین بھی تھے۔

(انقلاب)

سیلاب زدوں کی امداد

گجرات کاٹھیاواڑ۔ بڑودہ۔ سندھ اور بمبا پریزیڈنسی کے علاقوں میں سیلاب نے جو تباہی اور ہلاکت پھیلائی ہے اُس کی مثال ماضی قریب میں کہیں نظر نہیں آتی۔ علی الخصوص گجرات کاٹھیاواڑ اور بڑودہ میں تو جانی و مالی نقصان اس قدر زیادہ ہُوا ہے کہ اُس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ پراونشل کانگرس کمیٹی نہایت سرگرمی سے مصیبت زدہ اشخاص کی امداد کر رہی ہے اور تمام صوبے علی قدر توفیق فراہمی زر اعانت میں حصہ لے رہے ہیں لیکن جو تفصیلات حال ہی میں موصول ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب اس امداد میں ابھی بہت پیچھے ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ زندہ دلان پنجاب اس موقع پر اپنے آفت زدہ بھائیوں کی مالی امداد میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ علی الخصوص مسلمانوں سے استدعا ہے کہ وہ سرمایہ اعانت میں حصہ لیکر داخل ثواب ہوں۔ مصیبت کے مارے غریب و نادار بے خانمان مرد عورتوں اور بچوں کی اعانت سے کسی انسان کو احتراز نہ کرنا چاہیے۔

(//)

۲۰ اگست کو کلکتہ کے مشہور فٹ بال موہن بگان بمبئی میں فٹ بال کا میچ کھیلیگی۔ ٹکٹوں سے جس قدر آمدنی ہوگی وہ سرمایہ اعانت مصیبت زدگان گجرات میں دی جائیگی۔

(//)

گاماں پہلوان خلف کلو رستم ہند حمیدہ پہلوان حبیب قصائی بعزم کابل امرتسر سے پشاور روانہ ہو گئے ہیں۔ سُنا گیا ہے کہ افغانستان میں انہیں کسی نمائش یا جشن کے سلسلہ میں طلب کیا گیا ہے۔

(زمیندار)

بڑودہ کی تباہی اور مصیبت کی خبروں سے متاثر ہو کر مہاراجہ گائیکوار بڑودہ نے اپنی جیب خاص سے ایک لاکھ روپیہ کی رقم مصیبت زدہ اشخاص کی مدد کے لئے بذریعہ تار ارسال کیا ہے۔

(//)

لکھنؤ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ قاضی خلیل الدین احمد زبیران کا انتقال ہو گیا ہے۔ (//)

جناب ہائی کمشنر عراق کا ایک تار بغداد سے بدیں مضمون موصول ہوا ہے کہ بصرہ میں ۴ جولائی کو طبی تجربات کی بنا پر اس امر کی تصدیق کی گئی کہ وہاں واقعی ہیضہ پھیلا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بصرہ میں وبائی ہیضہ ایرانی علاقہ آبادان سے پھیلی ۲۵ جولائی تک ۹ کیس اور ۷ اموات کی خبر موصول ہوئی۔ اندریں حالات یہ امر قرین مصلحت ہے کہ تا اطلاع ثانی زائرین اور مزدور لوگ ہندوستان اور مشرقی ایران سے بصرہ کو روانہ نہ ہوں۔

عیلے خیل کے قریب پولیس کی ایک جمعیت نے نواب زادہ افتخار الدین احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی سرکردگی میں دو مشہور سرحدی قانون شکنوں مسیان "زیری گل" اور "شیرا" کو ایک کامیاب مقابلہ کے بعد زندہ گرفتار کر لیا۔ دونوں گرفتار شدہ قانون شکن بہت سی خطرناک وارداتوں کے لئے ذمہ وار تھے۔ بوقت گرفتاری دونوں پوری طرح مسلح تھے ان میں سے ایک نے اپنی رائفل پولیس کے حوالہ کر دینے کے بعد وہ بھاگ جانے کی کوشش میں ایک پولیس والے پر چھری سے وار کیا۔ اس گرفتاری سے علاقہ ایک خوفناک گروہ کی خلاف قانون سرگرمیوں سے آزاد ہو گیا ہے۔

ہز ایکسیلنسی حضور گورنر بہادر پنجاب باجلاس کونسل نے فیصلہ فرمایا ہے کہ ریونیو سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کی آسامی جو اکتوبر ۱۹۲۲ء سے کفایت شعاری کی بنا پر تعطل میں رہی ہے بحال کر دی جائے مسٹر ایچ۔ ایم کوون صاحب آئی۔ سی۔ ایس اس آسامی پر مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۲۶ء سے مقرر کئے گئے ہیں۔ تاریخ مذکور سے فنانشل کمشنر صاحبان گورنمنٹ پنجاب کے سیکرٹری نہیں رہینگے

ایچ ڈی کریک

چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب

شمالی ایران کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ شہر سزلوبیں پٹرول کا ایک چشمہ پھوٹا ہے جس سے ایک دن میں ڈیڑھ لاکھ ٹن تیل نکلا۔

(مسلمان)

مہاراجہ صاحب الور نے ملازمین ریاست کو حکم دیا ہے کہ ایک ماہ کے اندر اندر ہندی بھاشا سیکھیں ورنہ انہیں موقوف کر دیا جائیگا۔

(〃)

شنگھائی کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ جنگ چاؤ کے علاقہ میں دریا کی طغیانی کے باعث سات اضلاع زیر آب ہو گئے ہیں اور دس ہزار انسان ڈوب گئے ہیں ایک لاکھ بے گھر دیے خانماں پھر رہے ہیں۔ نقصان کا اندازہ پچاس لاکھ ڈالر کے قریب قریب ہے۔

(〃)

وسطی ٹرانکور کے ایک جنگل میں چند ہندوستانی شکار کھیل رہے تھے۔ ایک شخص علیحدہ ہو گیا جس پر ایک دیوزاد اژدہے نے حملہ کیا۔ اژدہے پر فائر کر کے وہ شخص بھاگ گیا اور ایک مقام پر بیہوش ہو کر گر گیا۔ تلاش کرنے پر یہ سانپ مردہ پایا گیا وہ ایک درخت سے لپٹا ہوا تھا۔ اس کا طول ۲۲ فٹ تھا۔

(〃)

ابن سعود کے خلاف سازش

ابن سعود کا بھائی اور بھتیجہ قید اور دس آدمیوں کو سزائے موت

بصرہ ۴ اگست۔ خبریں آئی ہیں جنکی تصدیق ان حجاج کے بیانات سے بھی ہوتی ہے جو ارض حجاز سے واپس آئے ہیں خبر یہ ہے کہ ابن سعود اور ان کے صاحبزادہ امیر سعود کے خلاف لوگوں نے ایک ناکامیاب سازش کی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سازش کے روح رواں ابن سعود کے بھائی امیر محمد اور ان کے بیٹے امیر خالد تھے۔ مؤخر الذکر کے شخص نے غلاموں کو ساتھ لیکر ریاض میں امیر سعود کے محل میں گھسنا چاہا لیکن وہ نظر پڑ گئے۔ محافظین قصر نے فیر کئے اور بعض آدمی زخمی ہوئے اور دس آدمی گرفتار کئے گئے جنہوں نے بڑے بڑے سازش کنندوں کے نام بتانے سے انکار کر دیا۔ لہذا ان سب کو قتل کر دیا گیا۔

(الفقیہ)

آگرہ ۱۳ اگست۔ پنڈت زینیا پرشاد مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مسمی تصدق حسین کا مقدمہ پیش ہوا جو پولیس کانسٹیبل پر حملہ کرنے کے جرم میں ماخوذ ہے عطر سنگھ کانسٹیبل نے بیان کیا کہ جب میں چند دھوبیوں کو جو شراب پی کر شاہراہ عام پر جھگڑا کر رہے تھے وہاں نہارہا تھا ملزم آیا مجھ سے دست وگریباں ہوا اور میری وردی پارہ پارہ کر دی کچھ اور شہادتیں ہونے پر مقدمہ کی سماعت کسی دوسری تاریخ پر ملتوی ہو گئی۔

(زمیندار سنڈے ایڈیشن)

حال ہی میں دریائے بیاس میں ہولناک سیلاب آیا۔ میلوں تک پانی ہی پانی نظر آتا تھا متعدد دیہات سیلاب کی نظر ہو گئے اور فصلیں تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔

(〃)

الہ آباد کا ایک تار مظہر ہے کہ دریائے دو آب برابر چڑھتا آرہا ہے اگر اس میں طغیانی آگئی تو شہر پل بھیت بالکل تباہ و برباد ہو جائیگا۔ باشندے پریشان ہیں اور احکام تدابیر سوچ رہے ہیں

(〃)

دریائے بیاس کی طغیانی سے ضلع گورداسپور میں بہت نقصان ہوا ہے۔ ضلع ہوشیار پور کے دیہات میں بھی سیلاب آیا ہے۔ متعدد دیہات زیر آب ہیں۔ مکانات منہدم ہو گئے ہیں اور جان و مال کا بھاری نقصان ہوا ہے۔ (〃)

ڈاکٹر مونجی ۲۵ اگست کے اجلاس اسمبلی میں اس مطلب کی ایک تجویز پیش کرینگے کہ ہندوستانی فوج کے نصف افسر فوراً ہندوستانی مقرر کئے جائیں۔ (〃)

میں اُسے ہرگز نکال نہ دونگا۔ سوائے منجی مجھے نہ نکال۔ میری اس بد ذاتی کے گناہ کو معاف کر مجھے طاقت دے کہ میں ایذا کی موت کو تیرا انکار کرنے سے زیادہ آسان سمجھوں۔ میری روح کو گمراہ ہونے سے بچا"۔ اس کے بعد وہ نہایت سراسیمگی اور پریشانی کی حالت میں لوگوں کے مجمعوں میں گیا اور یہ کہتا پھرا۔ "آہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ اپنے بزرگ منجی سے انکار کیا اب میں دل سے پچھتاتا اور توبہ کرتا ہوں۔ میں مسیحی ہوں۔ بے شک میں مسیحی ہوں"۔

جب بادشاہ کو یہ خبر پہنچی تو سخت ناراض ہو کر یعقوب کو اپنے پاس بلایا اور لعنت ملامت کر کے کہا کہ اگر تو اپنی اس احمقانہ روش سے باز نہ آئیگا تو تیری ہستی مٹا کر تجھے عدم رسید کر دونگا"۔ تائب یعقوب نے بڑی خاکساری و انکساری سے کہا "جناب عالی!

جسکو کہتے ہیں عدم آباد ہے اجڑا نہیں
جسکی بستی سمجھے ہیں بستی نہیں ویرانہ ہے (مست)

میں یسوع مسیح کو ترک کرنے پر صدق دل سے پچھتاتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ چاہے کیسی مصیبت مجھ پر پڑے اُس کو ہرگز نہ چھوڑونگا۔ وہ میرا منجی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں مسیحی ہوں اور مسیحی کی موت مرونگا۔ اس کے بعد اُس نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا "آفتاب صداقت [illegible] میں ہر ایک آنے والے کو روشن کرتا ہے قبول کرو۔ اُس کے بغیر تمہاری بھلائی نہیں"۔ پھر بادشاہ کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

"بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید"

ظالم بادشاہ نے قہر سے بھبوکا ہو کر حکم دیا کہ اُس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں۔ سو اسی وقت جلاد حاضر ہوا اور اُس کے دہنے ہاتھ کا انگوٹھا کاٹ کر کہا کہ اگر اب بھی تو بادشاہ کے حکم کی تعمیل کرے تو یہ ایذا بند کی جائیگی مگر تائب یعقوب نے کچھ جواب نہ دیا۔ صرف یہی کہتا گیا کہ میں مسیحی ہاں میں مسیحی ہوں"۔ جلاد اُس کا ایک ایک عضو برابر کاٹتا گیا حتیٰ کہ اس کا مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر کے ابدی خوشی میں جا پہنچا (یہ تائب شہید کلیسیا میں اپنے اس طریق شہادت کے باعث "اعضا بریدہ" کے نام سے مشہور ہے)

اُٹھایا بہت اُس نے تکلیف و غم
سہا اُس نے کیا کیا نہ درد و الم
ولیکن نہ انکار عیسیٰ کیا
خوشی سے یہ سب رنج و غم سہہ لیا
اُمید قوی پر سہے رنج سخت
اسی طرح سے مر گیا نیک بخت

(مہر) کے۔ خیر اللہ۔ کلارک آباد

ہندوستان کی مرکزی کپاس کمیٹی

انڈین سنٹرل کاٹن کمیٹی کو اس امر کی اطلاع ملی ہے کہ کپاس اوٹنے اور روئی دبانے کے کارخانوں کے ایکٹ کے ماتحت گورنمنٹ آف انڈیا نے جو قواعد مرتب کئے ہیں اُن کے قاعدہ پر پابندی سے عمل درآمد نہیں کیا جاتا۔ قاعدہ مذکور کے مطابق یہ ضروری ہے کہ گٹھے کا "چلنت" نمبر یا تو مرکزی بند پر بذریعہ پنچ لگایا جائے۔ یا گٹھے کی چپٹی طرف داغ دیا جائے۔ اس قسم کی مثالیں پائی گئی ہیں جہاں "چلنت" نمبر گٹھے کی گول یا ابھری ہوئی طرف داغا گیا ہے۔ جہاں بخوبی پڑھا نہیں جا سکتا۔ ایسا کرنا ضوابط کی خلاف ورزی ہے اور اس کی بنا پر روئی دبانے والے کارخانے کے مالک کے خلاف استغاثہ دائر ہو سکتا ہے گٹھے کی گول طرف نشان لگانا بھی روئی کی تجارت کے مسلمہ دستور کے خلاف ہے۔

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

روحانی اور جسمانی زندگی

کاش کہ میں لڑکپن میں ہی مرجاتا تو آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوتا۔ ہمارے خداوند مسیح نے فرمایا کہ لڑکوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں منع مت کرو کہ آسمان کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے۔ یہ ایک مثال ہے کہ ہم اپنا مزاج بچوں کا سا بنائیں۔ جن کے دل بالکل پاک اور ہر قسم کے گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔ جب میں بچہ تھا تو موت کا خطرہ میرے دل میں نہ تھا جوں جوں ہم جسمانی زندگی میں بڑھتے گئے موت اور بیماریوں کے خطرے دل میں پیدا ہوتے گئے۔ طرح طرح کی بدخواہشات پیدا ہونے لگیں۔ اب وہ دل جو کہ پاک اور بے خوف تھا ساری گندگیوں سے بھرنے لگا اور جسمانی زندگی لذتیں حاصل کرنے کی کوشش میں مبتلا ہو گیا۔ دنیوی زندگی چونکہ فانی اور چند روزہ ہے اُسکو بھول کر خواہشات کے چکر میں پڑ گیا جنکا سلسلہ اخیر دم تک ٹوٹنے میں نہیں آتا۔ ایک خواہش پوری ہونے نہیں پاتی کہ دوسری اور پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے

غم کی دیوار کھڑی ہے میرے دل کے اندر
میرے ارمان مچلتے ہیں نکلنے کے لئے

پھر کہتا ہے کہ

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

خواہشات دنیا مرتے دم تک پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ اکثروں سے سننے میں آیا ہے کہ فلاں شخص مرتے وقت یہ کہہ رہا تھا کہ خدا مجھ کو ایک سال اور زندہ رہنے دیتا تو میری ایک خواہش پوری ہو جاتی مگر اب کہاں موقع ہے کہ بچ جاؤں۔ نقارۂ موت سر پر بج رہا ہے۔ دنیوی خواہشات حاصل کرنے میں ساری عمر کو ختم کر دیا اور روح کو ہمیشہ کی تکلیف و عذاب میں ڈال دیا جہاں ہمیشہ دکھ اور تکلیف ہے۔ افسوس صد افسوس کہ ہم علم رکھتے ہوئے روح کو تکلیف

اور عذاب سے بچانا نہیں چاہتے جسمانی دکھ اور تکلیف کے واسطے کتنی جلد رفع کرنے کی تدبیریں کی جاتی ہیں مگر اُس ہمیشہ کے دکھ کا جو روح پر پڑیگا کچھ خیال نہیں۔ جس طرح ہم اپنی جسمانی زندگی کے قائم رکھنے کا خیال رکھتے۔ دکھ و تکلیف میں فوراً علاج و تدبیریں کرتے ہیں اس سے زیادہ اگر ہم اپنی روحانی زندگی اور ہمیشہ کی خوشی میں داخل ہونے کی تدبیر اور کوشش کریں تو ضرور ہے کہ ہم اپنی روح کو ہمیشہ کی تکلیف سے بچا لینگے اور آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونگے۔ جہاں ہمیشہ کی خوشی ہوگی اور رنج والم کا نام نہ ہوگا۔ تدبیریں کیا کی جائیں کہ آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوں؟ پڑھنے اور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں بہت سے مذہب ہیں اور روحانی تعلیم سب میں کسی طرح پائی جاتی ہے مگر جو تعلیم ہمارے خداوند مسیح نے دی اُس سے بڑھکر کسی مذہب میں نہیں۔ ہمارے خداوند نے تعلیم دی اور ہمارے واسطے اپنا نمونہ چھوڑا اور کہا کہ تم میری باتوں اور میرے نقش قدم پر چلو تو میری مانند ہو جاؤگے اور ہمیشہ کی خوشی میں داخل ہوگے کسی دیگر مذہب میں ایسا نمونہ نہیں ہے۔ شیطان نے ساری دنیا کی شوکت ہمارے خداوند کو دکھلا کر کہا کہ مجھ کو سجدہ کر تو میں یہ سب تجھ کو دونگا۔ خداوند مسیح نے اس سے کہا اے شیطان تو میرے سامنے سے دور ہو اور وہ شرمندہ ہو کر چلا گیا۔ یہ بھی ایک نمونہ خداوند نے ہمارے واسطے چھوڑا ہے کہ ہم اس دنیا کی لبھانے والی چیزوں پر فریفتہ ہو کر نہ پھنس جائیں ہمارے واسطے اور کل بنی انسان کے واسطے سب سے بہتر اور اعلےٰ تدبیر یہی ہے کہ ہم اپنے خداوند کی تعلیم پر اور اس کے نقشِ قدم پر چلیں تو ہماری روحانی زندگی میں ہمیشہ کا آرام ملیگا۔

راقم۔ جی۔ بی۔ فرینکلن از ہردوئی

اشتہار کتب

الہام۔ از پادری ڈبلیو۔ ایچ۔ ٹی گیرڈنر صاحب۔ یہ رسالہ ایک مکالمہ کی صورت میں مسئلہ الہام پر ایک مضمون ہے۔ اس میں اس مضمون کی تشریح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قرآنی الہام کا اسلامی تصور اگرچہ معین ہے تو بھی جب اس کسوٹی پر جانچا جاتا ہے تو ناقص ثابت ہوتا ہے لیکن الہام کا مسیحی تصور جو مسیح کلام مجسم کی معرفت ہمیں ملا روح۔ قلب اور ذہن کے لئے تسلی بخش ہے۔ صفحہ ۲ - ۲ر

شکست میں فتح۔ از مسز کے۔ خیر اللہ صاحبہ۔ اب تک جس قدر کتابیں مسیحی شہیدوں کے حالات پر اُردو میں شائع ہوئی ہیں۔ یہ ان سب میں بہترین ہے کیونکہ اس ایک کتاب میں پہلی تین صدیوں کے ۲۴ مسیحی شہیدوں کے حالاتِ شہادت جمع کر دئے گئے ہیں۔ زبان نہایت آسان اور چھپائی صاف ستھری ہے۔ سرورق پھولدار رنگین۔ کتاب چھپنے سے پہلے ہی ۸۰۰ سو لگ چکی ہے۔ پس جلدی خرید لیجئے۔ صفحہ ۱۰۸ - ۲ر

تکشیف التثلیث۔ از حافظ قائم الدین صاحب اس رسالہ میں مسئلہ توحید کو جو مخالفوں کے فہم و خیال سے دور ہے محققانہ بحث کر کے انجیل جلیل اور قرآن سے صحیح اور واجب التسلیم ثابت کیا ہے صفحہ ۹۶ - ۸ر

مسیح کے نام۔ از ڈاکٹر زویمر۔ ۳ پائی۔

بےگناہ نبی - ۳ پائی

لکچر مظہر ذات خدا پر - ۲ر

سلسلہ خطبات ۱ کیا خدا ہے یا نہیں ۲ر

ضمیمہ تصحیف التحریف۔ بائبل کو سچا ماننے والے مسلمانوں کا بیان - ۶ پائی۔

المشتہر

سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی۔ انارکلی لاہور

یوئنگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصۂ دراز سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین انکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جن رکشا ۱عہ سے ۱للعہ تک اور گرد کرزل ۲عہ سے ۵عہ تک مل سکتا ہے۔

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

کارخانوں میں مزدوروں کی اُجرت اور صحت

مزدوروں کی اُجرت غیر متغیر رہی گو کاریگروں کی اُجرت میں قدرے اضافہ ہوا۔ کارخانہ کے ملازموں کی صحت عموماً اچھی رہی اور سال بھر میں کسی کارخانہ سے بھی اس مطلب کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی کہ کوئی ملازم اپنے پیشہ کی بنا پر بیمار ہوا ہو۔ بچوں کی صحت قائم رکھنے کی خاطر ایکٹ کارخانجات ہند کی دفعہ ۱۹ - الف کے ماتحت ایک حکم صادر کیا گیا کہ ۶ سال سے کم عمر کے بچوں کو چار ماہ کے عرصہ تک کپاس اوٹنے کے کمروں میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔

پادری ایچ۔ ای ڈائل صاحب ایس۔ ٹی۔ ایم مینیجر نور افشان ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔